REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۷۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

ربوہ

یوم سہ شنبہ

۲۲ شعبان ۱۳۷۸ھ

فی پرچہ ۱۰

جلد ۴۸/۱۳ — ۳ امان ۱۳۳۸ ہش — ۳ مارچ ۱۹۵۹ء — نمبر ۵۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی ڈاک کا پتہ

ربوہ ۲ مارچ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ڈاک کا پتہ تا اطلاع ثانی مندرجہ ذیل ہوگا۔

معرفت شیخ رحمت اللہ صاحب

دی ایسٹرن سروسز لمیٹڈ نمبر ۱

بندر روڈ کراچی

تار کا پتہ:۔ C/O SOBERITY

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے الحمد للہ

ربوہ ۲ مارچ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تازہ اطلاعات سے جو بذریعہ تار موصول ہوتی ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ

حضور کی طرف سے ارسال فرمودہ تاروں کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

کنٹری ۲۷ فروری۔ پہلے سے کسی قدر افاقہ ہے۔ خلیفۃ المسیح

کنٹری ۲۸ فروری۔ طبیعت بہتر ہو رہی ہے۔ لیکن ابھی پوری طرح آرام نہیں آیا۔
خلیفۃ المسیح

احباب خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو اپنے فضل سے جلد صحت یاب کرے اور پوری صحت و عافیت کے ساتھ کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ لاہور سے واپس تشریف لے آئے

ربوہ ۲ مارچ۔ امیر مقامی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی جو چند یوم کے لئے لاہور تشریف لے گئے تھے۔ کل شام بخیریت واپس تشریف لے آئے ہیں آپ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت اچھی ہے۔ الحمد للہ

مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی بچی وفات پاگئی

انا للہ وانا الیہ راجعون

ربوہ ۲ مارچ۔ لاہور سے بذریعہ فون یہ افسوسناک اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی دختر جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی پوتی تھی قریباً ڈیڑھ ماہ کی عمر میں آج وفات پاگئی انا للہ وانا الیہ راجعون

یہ بچی ۱۹ جنوری ۱۹۵۹ء کو پیدا ہوئی تھی پیدائشی طور پر ہی بیمار اور کمزور تھی۔ ہر ممکن علاج معالجہ کے باوجود افسوس ہے کہ جانبر نہ ہو سکی۔ آج بچی کا جنازہ لاہور سے ربوہ لایا جا رہا ہے۔

ادارہ الفضل اس صدمہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب بچی کے نانا جناب مرزا رشید احمد صاحب اور دیگر افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ جماعت کی طرف سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس صدمہ پر بچی کے والدین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور انہیں نعم البدل سے نوازے آمین

تحریک جدید کے نئے سال میں ۳ لاکھ ۵۰ ہزار روپے کے وعدے

گزشتہ سال سے سات ہزار روپے سے زائد کا اضافہ

ربوہ ۲ مارچ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی قوت قدسیہ اور تربیت نے جماعت کے اندر بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کے مشن قائم کرنے کے لئے جو جوش اور قربانی کی روح پیدا کر دی ہے۔ اس کا اندازہ تحریک جدید کے ہر سال کے وعدوں سے کیا جا سکتا ہے۔ امسال بھی جماعت نے تحریک جدید کے وعدوں کے لحاظ سے قابل رشک نمونہ پیش کیا چنانچہ دفتر وکالت مال سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ ۲۸ فروری کو جو کہ تحریک جدید کے وعدوں کی آخری تاریخ تھی۔ صبح سے ہی وکالت مال میں وعدوں کا تانتا بندھا رہا۔ اس دن شام تک ۳ لاکھ ۵۰ ہزار روپے کے وعدے دفتر میں آچکے ہیں جو گزشتہ سال سے سات ہزار روپے سے زائد اضافہ کے ساتھ ہیں۔ ابھی مزید اضافہ کی توقع ہے۔ بہت سے مخلصین نے دفتر کو اطلاع دی ہے۔ کہ وہ اپنے وعدے جلد ادا کرنے کی فکر میں ہیں۔ اور انشاء اللہ ۲۹ رمضان سے قبل ادا کر دیں گے۔

چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب ہالینڈ پہنچ گئے

ہیگ (ہالینڈ) سے مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب انچارج احمدیہ مشن ہالینڈ نے بذریعہ ڈاک اطلاع دی ہے۔ کہ محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب معہ بیگم صاحبہ مورخہ ۲۲ فروری بروز اتوار دمشق سے آتے ہوئے بخیر و عافیت ہالینڈ پہنچ گئے ہیں آپ کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
۳ مارچ ۱۹۵۹ء

نسلی منافرت

بمبئی میں ایک کلب ہے جس میں نہانے کا تالاب ہے۔ اور جو صرف یورپینوں کے لئے مخصوص ہے۔ پچھلے دنوں بمبئی کے عوام نے اس کے خلاف سخت احتجاج کیا۔ جس میں مرکزی حکومت نے ہدایت کی ہے کہ کوئی صوبائی حکومت اس امتیاز کو روا نہ رکھے۔ اس پر مدراس کا ہفت روزہ "آزاد نوجوان" لکھتا ہے

"بمبئی والوں کا یہ مطالبہ بڑا ہی معقول ہے لیکن ہم اس ہندو ذہنیت کو کیا کہیں گے۔ جو خود تعصب کے شیش محل میں بیٹھ کر دوسروں پر پتھر پھینک رہی ہے" ہندو امہونگ باتھس" جوچوپاٹی پر ہے اس جگہ سوائے ہندوؤں کے کسی غیر ہندو کو داخلہ کی اجازت نہیں۔

بات وہی ہوئی یورپین تعصب غیر یورپین کو برداشت نہیں کر سکتا۔ اور ہندو تعصب غیر ہندو کو برداشت نہیں کر سکتا۔"

(آزاد نوجوان ۲۰ فروری ۱۹۵۹ء)

رنگ۔ نسل۔ خاندان کے امتیازات شروع سے چلے آتے ہیں۔ اور اگرچہ بندگانِ حق نے اسکے قلع قمع کے متعلق ہمیشہ سے کوشش جاری رکھی ہے لیکن انسان کو بدقسمتی سے اس قباحت سے تاحال نجات نہیں ملی۔ غضب یہ ہے کہ بعض قوموں نے تو اس کو مذہب کا ہی جزو بنا لیا ہوا ہے۔ یہودی قوم کا تفاخر ہر کوئی جانتا ہے۔ اور وہ اپنے آپ کو اللہ تعالےٰ کی خاص منتخب قوم خیال کرتی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ نے بھی اس قوم کو خاص امتیاز سے نوازا۔ لیکن اس کی وجہ یہ نہ تھی کہ یہ قوم کسی خاص گوشت پوست کی بنی ہوئی تھی۔ بلکہ اس کی وجہ وہ خداپرستی تھی جو مدتوں تک اس کا طرۂ امتیاز بنی رہی۔ یہ امتیاز اس تقوےٰ کی وجہ سے تھا۔ جو اس قوم نے ایک خاص زمانے تک دکھایا تھا۔ جب اس کی یہ خصوصیت جاتی رہی۔ اس کا امتیازی وصف بھی ختم ہو گیا۔ اور قرآن کریم کے الفاظ میں

ضربت علیھم الذلۃ والمسکنۃ

کی سی حالت ہو چکی ہے۔ جہاں کبھی یہ قوم اپنے اعلیٰ کردار کی وجہ سے دوسری اقوام سے برتر ہو گئی تھی۔ اب فقدان کردار کی وجہ سے ذلیل ترین اقوام میں داخل ہو گئی ہے۔ لیکن اس کے باوجود اللہ تعالےٰ نے جو انسانی حق تمام انسانوں کو دیئے ہیں۔ اس سے یہ قوم بھی محروم نہیں ہے۔ اور اس امتیاز کے جو اعلےٰ کردار کی وجہ سے اس قوم کو دیا گیا تھا یہ معنے نہیں تھے کہ وہ دوسرے انسانوں سے نفرت کرے۔ لیکن جب اس نے تقوےٰ کو چھوڑا۔ اور دوسروں سے نفرت کرنا شروع کیا۔ تو وہ یہ وصف کھو بیٹھی۔

اسی طرح ہندوؤں کا حال ہے۔ کسی زمانے میں براہمن قوم تقوےٰ اور اخلاق میں نہایت بلند مرتبہ پر تھی۔ ہر کوئی اس کی عزت کرتا تھا۔ لیکن جب اس قوم نے اپنے اعلےٰ اخلاق کو چھوڑا اور خداپرستی کی جگہ دنیاداری کو اختیار کیا۔ اور دوسروں سے نفرت کرنا اختیار کیا۔ تو اسی دیس میں حضرات مہابیر اور گوتم بدھ کرشن۔ اور رام جیسی ہستیاں پیدا ہوئیں۔ جنہوں نے اپنے اپنے وقت میں براہمن مت کے تانا بانا کو توڑ پھوڑ کر رکھ دیا۔ براہمن قوم جس کے سپرد اللہ تعالےٰ نے یہ کام کیا تھا۔ کہ وہ ہر انسان کو تقوےٰ اور اخلاق کے اعلےٰ معیار پر لے جائے۔ رفتہ رفتہ مال و جاہ سے مست ہو کر وہ خود اس معیار سے اتنی گر گئی۔ کہ انسان کو چار مختلف قوموں میں تقسیم کر دیا۔ اور ان کے درمیان ناقابل عبور خلیجیں حائل کر دیں۔ اور باہمی تنافر کی دیواریں کھڑی کر دیں۔

یہ مرض طبائع میں اتنا گہرا اتر گیا ہوا ہے۔ کہ اب گویا ہندوؤں کی فطرت ثانی بن چکا ہے۔ ورن آشرم کا دردناک ترین پہلو چھوت چھات کا مسئلہ ہے۔ یہاں تک کہ ایک انسان دوسرے انسان کے ساتھ لگ بھی نہیں سکتا۔ یہ امتیاز صرف ایک دوسرے برن ہی کے درمیان نہیں ہے۔ بلکہ خود ایک ہی ذات کے اندر بھی قائم ہے۔ بظاہر اس کو مذہبی پاکیزگی کی وجہ قرار دیا گیا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس کی بنیاد غرور نفس سیاسی اور اقتصادی فوائد پر ہے۔ حقیقی مذہب تو بالکل اسکے الٹ تعلیم دیتا ہے۔ وہ تمام انسانوں کو یکساں اور مساوی حقوق عطا کرتا ہے۔ چنانچہ جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے ہندوستان میں بھی تمام مذہبی پیشوا ذات پات کے اس برہمنی جال کو توڑنے کی تلقین کرتے رہے ہیں۔

یہودی قوم تو کسی حد تک اس مرض سے نجات حاصل کر چکی ہے۔ اس کی وجہ شاید یہ ہے کہ وہ اپنے وطن سے نکلکر تمام دنیا میں بکھری ہوئی ہے اور مختلف اقوام کے درمیان رہنے سہنے کی وجہ سے ان میں کچھ وسعت نظر پیدا ہو گئی ہے۔ لیکن جہاں ہندوؤں میں یہ مرض ابھی تک مہلک صورت میں موجود ہے وہاں یورپین اقوام اپنی فائق مادی قوت کی وجہ سے اس مرض میں روز بروز گرفتار ہوتی چلی جاتی ہیں۔ چنانچہ جنوبی افریقہ اور امریکہ میں نمایاں طور پر اس کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ پچھلے دنوں انگلینڈ سے بھی یہ مرض سر نکالتا ہوا نظر آتا ہے وہاں بھی گوروں اور کالوں کا امتیاز اب تلخ صورت اختیار کر رہا ہے۔ اگرچہ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ کہ جب سے یورپین اقوام دنیا کے سیاہ سفید کی مالک بنی ہیں۔ اسی وقت سے یہ مرض بھی شروع ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس مرض کا علاج صرف مذہب ہی کر سکتا ہے۔ لیکن مذہب سے ہمارا مطلب حقیقی مذہب ہے۔ کوئی حقیقی مذہب ایسے امتیازات کی اجازت نہیں دیتا۔ لیکن آج جو چیز مختلف مذاہب کے نام سے پیش کی جاتی ہے۔ وہ اس کا علاج نہیں ہے۔ تعجب ہے کہ اسلام جس کی تعلیم غیر محرف حالت میں آج بھی اسی طرح موجود ہے۔ جس طرح آج سے تقریباً چودہ سو سال پہلے وہ نازل ہوئی تھی۔ خود مسلمانوں میں بھی یہ بیماری گھس آئی ہوئی ہے۔ تاہم اسلام چونکہ آج بھی ایک زندہ مذہب ہے۔ اس لئے مسلمانوں میں یہ مرض مہلک صورت اختیار نہیں کر سکا۔ غیر اسلامی اثرات کی وجہ سے کہیں یہ بیماری سر نکالتی بھی ہے۔ تو اس کا علاج بھی جلد ہی ہو جاتا ہے۔ اور جہاں بگڑی ہوئی صورت میں بھی اسلامی معاشرہ موجود ہے۔ ذات پات کے امتیازات بنیادی طور پر ختم ہو چکے ہیں۔

یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ آج تمام دنیا کے سمجھدار لوگ اسلامی تعلیمات سے متاثر ہو رہے ہیں۔ اور اسلام کے خاصکر مساوات کے اصولوں کے بے حد مداح ہیں۔ اس لئے اسلام کی تبلیغ کے لئے یہ بھی ایک نہایت حسین موقعہ ہے کہ مسلمان علماء نہ صرف مسلمانوں میں اسلام کے اس اصول کو قائم کریں۔ بلکہ دوسری اقوام میں بھی یہ تعلیم لے کر نکلیں۔ بھارت کے ملک کو ہی لے لیجئے۔ یہاں عیسائیت اچھوت اقوام میں زیادہ تر اسی وجہ سے پھیل رہی ہے۔ کہ ایک اچھوت عیسائی ہو کر ہندو ورن آشرم کے قیدخانہ سے رہائی حاصل کر لیتا ہے یہ درست ہے کہ عیسائیوں کو باہر سے مالی مدد ملتی ہے۔ اور وہ اپنے مشن قائم کرنے کے لئے وسیع مادی ذرائع رکھتے ہیں۔ لیکن خود عیسائیت بھی گورے کالے کے امتیازات کو ختم نہیں کر سکی۔ اور نہ شائد کبھی کر سکتی ہے۔ پھر عیسائیوں کے گرجے میں بیٹھنے کے درجے موجود ہیں۔ لیکن مساجد میں ایسا کوئی امتیاز قائم نہیں ہو سکتا۔

الغرض اگر بھارت کے مسلمان علماء کوشش کریں۔ تو اس طرح وہ تبلیغ و اشاعت دین کی بڑی خدمات سرانجام دے سکتے ہیں۔ بھارت میں ہزاروں نہیں لاکھوں روحیں دین حق کی پیاسی ہیں۔ اور یہ پیاس ہر ادنےٰ و اعلےٰ قوم میں روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔ خاصکر تعلیم یافتہ لوگوں میں ذات پات کا امتیاز اٹھتا جا رہا ہے۔ لیکن وہ ورن آشرم کے تنگ دائرہ میں رہ کر ان دیواروں کو آسانی سے مسمار نہیں کر سکتے۔ جو مذہبی رنگ دے کر اس کے گرد کھڑی کر دی گئی ہیں۔

ایسی صورت میں مسلمانوں کو اسی جوش اور دلی شوق سے کام کرنے کی ضرورت ہے۔ جس جوش اور دلی شوق سے پہلے اسلامی درویش کام کرتے رہے ہیں۔

غانا (مغربی افریقہ) میں جماعت احمدیہ کی چونتیسویں کامیاب سالانہ کانفرنس

غانا کے طول و عرض سے آئے ہوئے ہزارہا احمدیوں کی شرکت اسلام کی فضیلت اور احمدیت کی صداقت پر اہم تقاریر

تبلیغ اسلام کو وسیع کرنے کے لئے افریقن احمدیوں کی قابل قدر مالی قربانی

(از مکرم عبدالرشید صاحب رازی مبلغ اکرا۔ بتوسط وکالت تبشیر ربوہ)

جماعتہائے احمدیہ غانا کی چونتیسویں سالانہ کانفرنس مورخہ ۱۵ جنوری سے شروع ہوکر ۱۸ جنوری ۱۹۵۹ء کو بفضلہ تعالے نہایت کامیابی سے ختم ہوئی۔

کانفرنس میں پاکستانی مبلغین و جماعت کے معزز احباب کے علاوہ مکرم نسیم سیفی صاحب رئیس التبلیغ مغربی افریقہ نے بھی شرکت فرمائی۔ جو کہ نائیجیریا سے اس غرض کے لئے ۱۳ جنوری ۱۹۵۹ء کو بذریعہ ہوائی جہاز "اکرا" پہنچے۔ آپ کی آمد کی خبر غانا ریڈیو نے اسی شام کو نشر کی۔

کانفرنس سے ایک ماہ قبل سرکلر، عام خطوط اور مختلف جگہ پر میٹنگیں منعقد کر کے احباب جماعت پر سالانہ کانفرنس کی اہمیت واضح کی گئی تھی۔ چنانچہ کوکو کی فصل کی خرابی اور شمالی غانا میں قحط (جس کا اثر سارے ملک پر پڑا) پڑنے کے باوجود احباب جماعت دور و نزدیک کے علاقوں سے توقع سے بڑھ کر سالانہ کانفرنس میں شرکت کے لئے آئے۔ کانفرنس میں شریک ہونے والوں کی تعداد چار اور پانچ ہزار کے درمیان تھی۔

ہماری سالانہ کانفرنس امسال بھی حسب معمول سالٹ پانڈ میں منعقد ہوئی۔ سالٹ پانڈ جماعت ہائے احمدیہ غانا کا مرکز ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں پر گولڈ کوسٹ میں سب سے پہلے مجاہد احمدیت حضرت مولانا نیر صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ نے آکر قیام فرمایا اور پہلی بار گولڈ کوسٹ کے باشندوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن سے روشناس کرایا۔ احمدیت کا باغ پھر اس مقام سے سارے گولڈ کوسٹ میں پھیلا اور پھولا۔ سالٹ پانڈ کا مقام حضرت نیر صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کے علاوہ الحاج حضرت حکیم فضل الرحمٰن صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ اور مکرم مولوی نذیر احمد صاحب علی مرحوم رضی اللہ عنہ دو بہادر مجاہدین احمدیت کی بھی دلوں میں یاد تازہ کرتا ہے۔ جنہوں نے کافی عرصہ تک یہاں پر رہ کر احمدیت اور اسلام کی خدمت کی اور پھر اسی خدمت میں اپنی جانیں قربان کیں۔

کانفرنس کی تیاری اور باہر سے آنے والے مہمانوں کی رہائش کا انتظام سالٹ پانڈ کی جماعت کے سپرد تھا۔ مغربی افریقہ کی تمام احمدی جماعتوں میں سے صرف غانا کی جماعت ہائے احمدیہ کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ ہر سال سالانہ کانفرنس کے موقعہ پر جماعتوں کے نمائندے ہی نہیں بلکہ جماعت کے عام افراد کانفرنس میں شرکت کے لئے کوشش کرتے ہیں۔

امیر صاحب غانا الحاج مولانا نذیر احمد صاحب مبشر اور سالٹ پانڈ کی جماعت کے دوست شکریہ کے مستحق ہیں کہ انہوں نے کانفرنس کی تیاری اور باہر سے آنے والے مہمانوں کی رہائش کا انتظام بڑی خوش اسلوبی سے کیا ہوا تھا۔

غانا کے مرکزی ریڈیو نے مختلف مواقع پر ہماری کانفرنس کے متعلق انگریزی زبان کے علاوہ چند ایک لوکل زبانوں میں بھی خبریں نشر کیں۔ اسی طرح ملک کی مشہور خبر رساں ایجنسی (غانا نیوز ایجنسی) کے نمائندہ نے سالٹ پانڈ آکر مکرم امیر صاحب سے انٹرویو لیکر سالانہ کانفرنس کی غرض و غایت کے بارے میں خبر نشر کروائی۔ غانا کے کثیر الاشاعت اخبار غانا ٹائمز نے بھی اپنا ایک نمائندہ بھیجا۔ اس نے ہمارے ایک دو اجلاسوں میں شرکت بھی کی۔ اور بعض گروپ فوٹو بھی لئے۔ جو بعد میں غانا ٹائمز میں شائع ہوئے۔ اسی طرح خدا تعالےٰ کے فضل سے ریڈیو اور پریس کے ذریعہ غیر از جماعت احباب تک ہماری سالانہ کانفرنس کے متعلق خبریں پہنچیں۔

کانفرنس تین یوم تک جاری رہی۔ کل پانچ اجلاس منعقد ہوئے۔ انہی ایام میں لجنہ اماء اللہ کے ایک دو اجلاس مکرم امیر صاحب غانا کی بیگم صاحبہ کے زیر صدارت منعقد ہوئے۔ امسال مجلس شوریٰ بھی سالانہ کانفرنس کے دنوں میں ہی ہوئی۔ جس کی صدارت مکرم نسیم سیفی صاحب رئیس التبلیغ مغربی افریقہ نے فرمائی۔ صبح و شام کی نمازوں کے بعد مختلف احباب تربیتی و تعلیمی امور پر روشنی ڈالتے رہے۔

یوں تو کانفرنس سے ایک دو روز قبل ہی احمدی احباب سالانہ کانفرنس کی برکات و فیوض سے مستفیض ہونے کیلئے کافی تعداد میں پہنچ چکے تھے اور سالٹ پانڈ میں اچھی خاصی رونق تھی۔ مگر آج کا دن ایک عجیب نظارہ پیش کر رہا تھا جبکہ سالٹ پانڈ کے نزدیک کی احمدی جماعتیں بھری ہوئی لاریوں سے حمد و ثنا کے گیت گا گا کر پہنچنا شروع ہوئیں۔ آنے والے احباب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق لوکل زبانوں میں گیت گا گا کر مشن ہاؤس میں داخل ہو رہے تھے۔ مقامی احباب اپنے ان بھائیوں کو اللہ اکبر کے نعروں کے ساتھ استقبال کر رہے تھے۔

پہلے دن کا اجلاس اوّل

صبح دس بجے مسٹر کیسن (جو کہ پرانے اور مخلص احمدی ہیں اور جماعت ہائے احمدیہ گولڈ کوسٹ کے جنرل سیکرٹری بھی رہ چکے ہیں) کی صدارت میں جلسہ شروع ہوا۔ سب سے پہلے مکرم امیر صاحب غانا کے صاحبزادے مسٹر نصیر احمد نے قرآن مجید سے خوش الحانی سے تلاوت کی۔ تلاوت کے بعد عبداللہ ابراہیم نے ایک عربی نظم پڑھی۔ بعد ازاں مکرم الحاج مولانا نذیر احمد صاحب مبشر امیر غانا نے کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ کا فضل و احسان ہے کہ ہم ایک بار پھر اس جگہ پر حضرت مسیح موعودؑ

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

تہجد کی تاکید

"تہجد میں خاص کر اُٹھو۔ اور ذوق اور شوق سے ادا کرو۔ درمیانی نمازوں میں بہ باعث ملازمت کے ابتلاء آجاتا ہے۔ رازق اللہ تعالیٰ ہے۔ نماز اپنے وقت پر ادا کرنی چاہیئے۔ ظہر و عصر کبھی کبھی جمع ہوسکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ ضعیف لوگ ہونگے اسلئے یہ گنجائش رکھ دی۔ مگر یہ گنجائش تین نمازوں کے جمع کرنے میں نہیں ہوسکتی۔

جب ملازمت میں اور دوسرے کئی امور میں لوگ سزا پاتے ہیں (اور مورد عتاب حکام ہوتے ہیں) تو اگر اللہ تعالیٰ کے لئے تکلیف اٹھاویں تو کیا خوب ہے۔ جو لوگ راستبازی کیلئے تکلیف اور نقصان اٹھاتے ہیں وہ لوگوں کی نظروں میں بھی مرغوب ہوتے ہیں اور یہ کام نبیوں اور صدیقوں کا ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے دنیاوی نقصان کرتا ہے اللہ تعالیٰ کبھی اپنے ذمہ نہیں رکھتا پورا اجر دیتا ہے۔"

(ملفوظات صفحہ ۶۰)

کے جاری کردہ جلسہ سالانہ کی برکات سے فائدہ اٹھانے کے لئے جمع ہوئے۔ ہماری کانفرنس اور دوسرے لوگوں کی کانفرنسوں میں ایک بہت بڑا فرق ہے۔ اور وہ یہ کہ ہماری کانفرنس کے متعلق اللہ تعالے نے پہلے سے ہی خبر دے رکھی ہے کہ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کو قبول کریں گے۔ اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خاطر دور دراز علاقوں سے جمع ہو کر مسیح موعودؑ کی مسیحائی کا ثبوت بہم پہنچائیں گے۔

اس کے علاوہ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند ایک الہامات پیش کر کے فرمایا۔ کہ اللہ تعالے نے آپؑ کو ایسے وقت میں آپ کے اور آپ کے سلسلہ کی شہرت کے متعلق خبریں دیں جبکہ کوئی شخص بھی گمان نہ کر سکتا تھا۔ آج ہمارا یہ اجتماع اس بات کی بین دلیل ہے کہ واقعی حضرت مسیح موعودؑ کا پیغام ایک الٰہی پیغام تھا۔

اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے پچھلے سال کی تبلیغی اور تعلیمی مساعی پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ امسال خدا تعالے کے فضل سے اشاعت اسلام میں خاصی کامیابی ہوئی۔ دوران سال میں ۲۹۸ نئے افراد سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ غانا میں چند ایک نئی جماعتوں کے قیام کے علاوہ فرانسیسی افریقہ میں بھی دو جگہ پر نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔ ان میں سے ایک تو آوری کوسٹ کے علاقہ میں ہے جہاں پندرہ افراد نے احمدیت کو قبول کیا۔ اور دوسرے فرانسیسی سوڈان کے علاقہ میں بیس افراد نے احمدیت کو قبول کیا۔ فرانسیسی مقبوضات میں باقاعدہ کسی مبلغ احمدیت کو داخل ہونے کی اجازت نہیں ہمارے افریقن احمدی تجارت کی غرض سے فرانسیسی مقبوضہ علاقہ میں سفر کرتے اور دوران سفر ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام لوگوں تک پہنچاتے ہیں۔

امیر صاحب نے فرمایا کہ ہمیں اس سے بھی بڑھ کر کام کرنا چاہیئے۔ ہر ایک احمدی کا فرض ہے کہ ہر سال ایک نیا احمدی بنائے۔ اس پر آپ نے احباب جماعت سے وعدہ بھی لیا اور فرمایا۔ اگر ہمارے نوجوان ذرا دلچسپی سے تبلیغ کا کام کریں۔ تو بہت جلد ہم اپنی تعداد بڑھا سکتے ہیں۔ خاص طور پر احباب جماعت کو اپنی فیملی کے ممبروں اور دوستوں اور گاؤں کے لوگوں تک پیغام حق پہنچانے کی طرف توجہ دینی چاہیئے۔ کیونکہ مذکورہ لوگوں تک پہنچنا سب سے آسان ہوتا

ہے۔ اور پھر وہ تمہاری بات بھی سُننے کو تیار ہوں گے۔ امسال تمام علاقوں میں سے کماسی کا سرکٹ دوسروں سے تبلیغی لحاظ سے اچھا رہا۔ اگرچہ ۱۹۵۸ء میں کوکو کی فصل کی خرابی اور شمالی غانا میں قحط پڑنے کی وجہ سے عام اور دیگر چندوں کی وصولی میں بہت کمی رہی مگر بفضل تعالے سلسلہ کے کام میں کوئی رکاوٹ پیدا نہیں ہوئی۔ اب نئے سال میں دوستوں کو پچھلے سال کی کمی کو پورا کرنے کی طرف توجہ دینی چاہیئے تاکہ ہم اپنے تعمیری کاموں کو جاری رکھ سکیں۔

مکرم امیر صاحب نے تعلیم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ ملک کے مختلف حصوں میں ہمارے اپنے احمدیہ سکول ہیں جن میں ہمارے احمدی بچے دنیوی تعلیم کے ساتھ دینی تعلیم بھی حاصل کرتے ہیں۔ لیکن ایسی جگہ جہاں پر ہمارے احمدیہ سکول نہیں وہاں یا تو عیسائی مشنوں کے سکول ہیں یا پھر لوکل کونسل کے سکول ہیں۔ جن میں مسلمانوں کے بچوں کے لئے مذہبی تعلیم کا کوئی انتظام نہیں۔ اس کے لئے میں احمدی احباب کو توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ جب بھی وہ اپنے بچوں کو ایسے سکول میں داخل کروائیں تو ہیڈ ماسٹر کو کہہ دیں کہ ہمارا بچہ مسلمان ہے اسے عیسائیت کی تعلیم نہ دی جائے۔ میں نے وزیر تعلیم کو ذاتی طور پر مل کر اس طرف توجہ دلائی ہے۔ نہ صرف وزیر تعلیم بلکہ تمام جنرل مینجروں کو بھی اس طرف توجہ دلائی ہے کہ کسی مسلمان طالب علم کو عیسائیت کی تعلیم حاصل کرنے پر مجبور نہ کیا جائے۔ اور انہوں نے وعدہ کیا کہ وہ اپنے سکولوں میں اس کے متعلق ہدایات جاری کر دیں گے۔ خدا تعالے کے فضل سے ملک کے مختلف علاقوں میں احمدی احباب لوکل کونسلوں کے ممبر یا ایسے اثر ورسوخ رکھنے والے ہیں۔ ایسے احباب کو اپنی اپنی جگہ پر لوکل کونسلوں میں اثر پیدا کر کے مسلم استاد متعین کرانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اس طرح سے ہمارے مسلمان طالب علم مذہبی تعلیم بھی آسانی سے حاصل کر سکیں گے۔

خدا تعالے کے فضل سے پچھلے سال غانا کے دارالحکومت "اکرا" میں مسجد اور مشن ہاؤس کے لئے گورنمنٹ نے ہمیں مفت زمین دیدی ہے جس کے لئے کافی عرصہ سے کوشش کی جا رہی تھی۔ اب احباب جماعت کا فرض ہے کہ وہ وہاں پر مسجد اور مشن ہاؤس بنانے کے لئے جلد از جلد فنڈ اکٹھا کریں۔

آخر میں آپ نے خوشخبری سُنائی کہ امسال ہمارے عالمی روحانی مرکز ربوہ

مکرم امیر صاحب غانا کی افتتاحی تقریر کے بعد مکرم نسیم سیفی صاحب رئیس التبلیغ مغربی افریقہ نے احباب جماعت سے خطاب فرمایا۔

آپ نے تشہد و تعوذ کے بعد فرمایا کہ آج ایک بار پھر میں اپنے غانا کے احمدی بھائیوں میں ہوں۔ اور مجھے اس بات کی بھی خوشی اور مسرت ہے کہ مجھے آپ کو جلسہ سالانہ جیسے بابرکت اجتماع میں خطاب کرنے کا موقع ملا۔ میں آپ کو دو ضروری باتوں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا ایک مقصد یہ تھا کہ بھولے بھٹکے لوگوں کو صحیح راستہ پر لایا جائے۔ یعنی غیر مسلموں کو اسلام کی دعوت دی جائے اور دوسرا مقصد یہ تھا۔ کہ منتشر مسلمانوں کو ایک امام اور لیڈر کے ماتحت اکٹھا کیا جائے۔ آپ نے اتحاد کی اہمیت اور ضرورت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ یہ حقیقت ہے کہ اتحاد کے بغیر کوئی جماعت ترقی نہیں کر سکتی۔ ہماری جماعت نے محض اتحاد کی وجہ سے ہی نام پیدا کیا۔ سو ہمیں اپنا اتحاد ہمیشہ قائم رکھنا چاہیئے۔

دوسرے آپ نے لٹریچر کی ضرورت و اہمیت پر زور دیا۔ لٹریچر خواہ کتاب کی صورت میں ہو یا پمفلٹ یا رسالہ کی صورت میں اس سے ہم بآسانی غیر مسلموں کو اسلام کی دعوت دے سکتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ایک پڑھا لکھا شخص لٹریچر کو کئی صورتوں میں استعمال کر سکتا ہے۔ وہ پڑھ کر دوسروں کو پیغام حق آسانی سے پہنچا سکتا ہے۔ اپنی زندگی کو اسلامی طریقہ سے گزارنے کی کوشش کر سکتا ہے۔ جب وہ اپنے آپ کو ایک صحیح مسلمان کی ہیئت سے پیش کرے گا۔ تو لوگ خود بخود اس کے مذہب کی طرف راغب ہونگے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد بھی یہی تھا کہ لوگ نہ صرف اسلام قبول کریں۔ بلکہ اس پر عمل کر کے ثبوت دیں۔ کہ واقعی اسلام ایک ایسا مذہب ہے جس پر چل کر دنیا امن و آشتی کی زندگی بسر کر سکتی ہے۔

مکرم نسیم سیفی صاحب کی تقریر کے بعد پہلے اجلاس کا وقت ختم ہو گیا۔ (باقی)

ہفتہ تحریک وصیّت ختم ہوگیا

احباب کرام! ہفتہ تحریک وصیت ۲۸ فروری کو ختم ہو چکا ہے۔ اب نظارت بہشتی مقبرہ اس تحریک کے نتائج معلوم کرنے کی متمنی ہے۔ جن احباب اور خواتین نے اس ہفتہ کے اندر وصیتیں لکھ دی ہوں وہ مہربانی فرما کر اُن کو ہر جہت سے مکمل کر کے ارسال فرما دیں اور اسمیں تاخیر نہ کریں۔ اور جنہوں نے وصیت کرنے کا ارادہ کر لیا ہو وہ اپنے ارادے کو جلد تر عملی صورت میں لانے کی کوشش کریں۔ وصیت کرنا اسلام کی اشاعت اور بیوگان اور یتامیٰ کی امداد کرنا ہے۔ اس میں تردد اور تذبذب اختیار کرنا مناسب نہیں۔ اللہ تعالے نے جو املاک و اموال آج کسی کو عطا فرمائے ہیں کون کہہ سکتا ہے کہ کل کو وہ اُن کا وارث رہیگا یا نہیں۔ دُنیا پر ایک انقلاب آرہا ہے۔ شاہوں سے لیکر گداؤں تک اس انقلاب سے متاثر ہو رہے ہیں۔ پس وہ احباب جن کا ارادہ وصیّت کرنے کا ہے وہ جلدی کر دیں کہ یہ ایسی اعلیٰ درجہ کی نیکی کا کام ہے جو انشاء اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں داخل کر دیگی۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا ان کو حاصل ہو جائے گی۔

۲۰ مارچ تک دفتر میں آجانے والی وصیتوں کو یہ ترجیح دی جائیگی کہ وہ ہفتہ تحریک وصیت کا نتیجہ سمجھی جائیں گی۔ اور موصیوں کے نام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور دُعا کے لئے پیش کر دیئے جائیں گے۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

اسلامی معاشرہ کی عملی تجدید
اور
حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ

(از جناب شیخ عبد الحمید صاحب عاجز بی۔ اے ناظر بیت المال قادیان)

(۲)

(۴) لیکن جنگ کی وجہ سے غصہ سے کام نہ لیں۔ جس کا حق ہو اُسے دیں۔ بعض دفعہ حق والا بھی غصہ سے لڑ پڑتا ہے مگر حق بہر حال اسی کا ہوتا ہے۔

(۵) دوران گفتگو اسے اس طرف اشارہ کیا ہے کہ مغلوب یا غالب فریق سے دوسری دخل دینے والی اقوام کوئی فائدہ نہ اٹھائیں۔

یہ لیگ آف نیشنز اسلام نے اس وقت پیش کی جب اس قسم کا کسی کو خیال تک نہ تھا اور اللہ تعالیٰ نے اس نکتہ کو مجھ پر کھولا جو ایک عظیم الشان کام ہے جو صرف نبیوں اور خلفاء کا ہی ہو سکتا ہے۔ کوئی شخص ثابت نہیں کر سکتا کہ اس قسم کا اہم انکشاف سوائے انبیاء اور خلفاء کے کسی نے آج تک کتب سماویہ میں سے کیا ہو جس کا تعلق سب دنیا سے ہو۔ اور صدیوں کے لئے ہو۔ یورپ کی لیگ اسی کی مخالفت سے فیل ہوئی۔ اور میں نے احمدیت میں پہلے سے اس کا اشارہ کر دیا تھا کہ اگر لیگ آف نیشنز بناؤ تو ان قرآنی اصولوں پر بناؤ۔ مگر چونکہ لیگ کے قیام میں ان شرائط کو مدنظر نہ رکھا گیا اس لئے وہ ناکام ہو گئی۔"

نیز فرمایا:۔

"جب تک لوگ اسلام کی تعلیم کے مطابق یہ نہیں سمجھیں گے کہ ہم سب ایک ہی جنس سے ہیں۔ اور یہ کہ ترقی تنزل سب قوموں سے لگا ہوا ہے۔ کوئی قوم شروع سے ایک ہی حالت پر نہیں چلی آئی اور نہ آئندہ چلے گی۔ کبھی فساد دور نہ ہو گا۔ لوگوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ قوموں کو ذلیل کرنے والے آتش فشاں مادے دنیا سے ختم نہیں ہو گئے۔ نیچر جس طرح پہلے کام کرتی چلی آئی ہے اب بھی کر رہی ہے پس جو قوم دوسری قوم سے حقارت کا معاملہ کرتی ہے وہ ظلم کا ایک نہ ختم ہونے والا چکر لاتی ہے۔"

حضور نے یہ بھی فرمایا کہ جب تک یہ شرط نہ رکھی جائے کہ جو قوم یا حکومت غلطی کرے گی اس سے سب حکومتیں مل کر لڑیں گی اس وقت تک امن قائم نہیں ہو سکے گا۔

اس وقت حضور کے اس ارشاد فرمودہ اصول کو ناقابل عمل سمجھا گیا تھا۔ لیکن آج واقعات اور حالات نے اس بات کو ثابت کر دیا ہے کہ مشترکہ افواج کے قیام کی ضرورت کس قدر اہم ہے۔ حضرت مصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ نے بصرہ العزیز نے اپنی تقاریر "نظام نو" اور "اسلام کا اقتصادی نظام" ہر دو میں اسلامی تمدن و معاشرہ کے مختلف پہلوؤں پر سیر کن بحث فرما کر دنیا کے سامنے پر زور اور ناقابل تردید دلائل کے ساتھ اسلامی اصولوں کی برتری کو ثابت فرمایا ہے۔

حضور کی تقاریر کا خلاصہ اگر دو چار فقرات میں بیان کیا جا سکے تو یوں سمجھا جائے کہ۔

(۱) جمہوریت کے سرمایہ داری نظام کا سب سے بڑا نقص سرمایہ اور محنت کا عدم توازن۔ اور اس کے باعث دولت کی غیر متوازی تقسیم ہے۔

(۲) کمیونزم نظام کا سب سے بڑا نقص اس توازن کے لئے جبر سے کام لینا ہے جس سے دلی ذوق اور ذاتی دلچسپی کی روح ماری جاتی ہے

(۳) اور ان ہر دو نظاموں کے مقابل پر اسلامی معاشرہ میں خرابیوں کو ایسے محتاط منصفانہ اور حکیمانہ طور سے دور کیا گیا ہے جس سے ذاتی اور شخصی ملکیت کے حق کو قائم رکھ کر انفرادی دلچسپی کو بھی قائم رکھا جا سکے۔ اور محرکات دولت کو روک کر اور اس پر شرعی پابندیاں لگا کر اخلاقی اور روحانی بنیادوں پر غیر مساوی تقسیم دولت کو زیادہ سے زیادہ حد تک دور کیا جا سکے۔ وراثہ کی تقسیم۔ سود کی ممانعت۔ زکوٰۃ اور صدقات کے احکامات اسلامی معاشرہ کے لازمی اور ضروری اجزاء ہیں۔

اسلامی معاشرہ کا عملی قیام اور ہمارا فرض

حضرت مصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کے زمانہ میں آج احمدیت ایک بیج کی ابتدائی حیثیت سے نکل کر ایک تناور درخت کی صورت اختیار کر چکی ہے۔ اور اس کشمکش کے زمانہ میں ہم نمائش گاہ عالم میں دھکیل دیئے گئے ہیں۔ تمام دنیا کی نظریں ہماری طرف ہیں۔ اور ہم نے اسلامی معاشرہ کی عملی صورت کو اپنے عمل سے دنیا کے سامنے پیش کرنا ہے۔ اجتماعی اور انفرادی ہر دو حیثیتوں سے ہمیں اپنا قدم آگے بڑھانے کی ضرورت ہے تا ہم اسلامی معاشرہ کا صحیح نمونہ پیش کر سکیں۔ اسلام ہمیں

(بقیہ صفحہ ۸ پر)

مشرقی پاکستان کی احمدی جماعتوں کا چالیسواں کامیاب سالانہ جلسہ

(از مکرم مولوی محمد اجمل صاحب شاہد بی۔ اے مبلغ ڈھاکہ)

جماعتہائے احمدیہ مشرقی پاکستان کا چالیسواں سالانہ جلسہ ۲۰-۲۱ اور ۲۲ فروری کو دار التبلیغ ڈھاکہ میں منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں اکثر جماعتوں کے احباب اور نمائندگان نے شرکت کی۔ اور ان تمام کے طعام و قیام کا انتظام عربانی انجمن کی طرف سے کیا گیا تھا

پہلے دن کے جلسہ کی کارروائی بعد نماز جمعہ تین بجے مکرم شیخ محمود الحسن صاحب پراونشل امیر کی صدارت میں شروع ہوئی۔ یہ دن ۲۰ فروری کی مناسبت کے لحاظ سے یوم مصلح موعود کیلئے مخصوص تھا۔ مکرم امیر صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں اس جلسہ کی غرض و غایت اور اس کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور اس بات کی تلقین کی کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے مطابق اخوت کے رشتہ کو استوار کریں۔ نیز آپ نے فرمایا کہ امسال یہ اجتماع ہمارے لئے دوہری خوشی کا باعث ہے کیونکہ اس کی ابتداء ۲۰ فروری کو جمعہ کے روز ہو رہی ہے جس دن کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے جماعت کو ایک زندہ اور عظیم الشان نشان کی خبر دی گئی تھی۔ آپ نے دعا کے بعد جلسہ کی کارروائی کا آغاز کیا

پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق سید اعجاز احمد صاحب اور مکرم مولانا عبد المالک خانصاحب مربی کراچی جو کہ اس موقعہ پر مرکز کی طرف سے بھجوائے گئے تھے اور دیگر حضرات نے تقریریں کیں۔ جلسہ کے اختتام سے قبل مکرم امیر صاحب کے ارشاد کے مطابق مولانا عبد المالک خانصاحب نے حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ ودود کی صحت اور درازئ عمر کے لئے دعا کی تحریک کی اور اس غرض کے لئے صدقہ دینے کے لئے کہا۔ چنانچہ حاضرین نے والہانہ طور پر اس تحریک پر لبیک کہا اور جلد ہی ایک معقول رقم جمع ہو گئی۔ لجنہ اماء اللہ کی طرف سے یوم مصلح موعود علیحدہ طور پر بیگم صاحبہ محترم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب کے مکان میں منایا گیا۔

۲۱ فروری کو دوسرے دن پہلا اجلاس عورتوں کیلئے مخصوص تھا۔ انہوں نے اپنے پروگرام کے مطابق اجلاس کی کارروائی کی۔ دوسرا اجلاس تین بجے بعد دوپہر مکرم مولوی محمد صاحب بی۔ اے کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مولوی ممتاز احمد صاحب۔ شیخ خلیل الرحمٰن صاحب خادم۔ مولوی فاروق احمد صاحب شاہد۔ اور مولوی دولت احمد خانصاحب نے اسلامی نبوت۔ اسلام اور امن عالم۔ صداقت مسیح موعود اور تبلیغ اسلام کے موضوع پر تقاریر کیں۔ مولانا عبد المالک خانصاحب نے احمدیت کی حقانیت پر ایک جامع تقریر کی۔ اور آخر میں مکرم شیخ محمود الحسن صاحب نے بیعت کی حقیقت کے موضوع پر تقریر کی اور حاضرین کو ان ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی جو بیعت کرنے کے نتیجہ میں ان پر عاید ہوتی ہیں۔

۲۲ فروری کو تیسرے روز کے پہلے اجلاس کا آغاز مکرم چوہدری خورشید احمد صاحب کی صدارت میں نو بجے ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مولوی انور علی صاحب۔ خاکسار۔ مولوی محب صاحب اور شیخ محمد حسین صاحب نے اسلام اور پردہ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں حقیقت دجال اور ذکر حبیب کے موضوع پر تقاریر کیں۔ خواجہ سعید احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت چاٹگانگ نے اپنے قبول احمدیت کے دلچسپ حالات سنائے۔

دوسرا اجلاس بعد دوپہر مکرم شیخ محمود الحسن صاحب پراونشل امیر کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مولوی سید اعجاز احمد صاحب۔ مولوی محمد صاحب اور چوہدری خورشید احمد صاحب نے رسول کریمؐ کے اسوہ حسنہ۔ رسول کریمؐ کا مقام حضرت مسیح موعودؑ کی نظر میں اور مغربی ممالک میں احمدیت کے موضوع پر تقاریر کیں۔ مولانا عبد المالک خانصاحب نے اپنی تقریر میں بتایا کہ موجودہ مصائب اور مشکلات کا حل اسلام نے کیا پیش کیا ہے۔ اور کس طرح احمدیت تمام دنیا کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر کے دنیا کو حقیقی امن سے روشناس کرانا چاہتی ہے

مکرم امیر صاحب نے اپنی اختتامی تقریر میں فرمایا کہ موجودہ زمانہ میں کفر و اسلام کی آخری جدوجہد جاری ہے۔ ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم اسلامی احکام کی پابندی کرتے ہوئے دنیا میں ایک عمدہ نمونہ پیش کریں۔ اور اس طور پر ہم دہریت و الحاد کی زہریلی کچلیاں توڑ سکیں۔

جلسہ کا اختتام دعا پر ہوا

"یوم مصلح موعود" کی مبارک تقریب پر

مختلف مقامات پر جماعتہائے احمدیہ کے کامیاب جلسے

لائل پور

۲۰ فروری کو شیخ محمد احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ لائلپور کی صدارت میں مسجد احمدیہ لائلپور میں بعد از نماز مغرب جلسہ مصلح موعود منعقد ہوا۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ بعدہ مکرمی عبدالرشید صاحب بھٹی نے مصلح موعود کے کارناموں پر روشنی ڈالی۔ ازاں بعد شیخ محمد اکرم صاحب نے "وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ اس کے بعد خاکسار نے "خدا کا سایہ اسکے سر پر ہوگا وہ جلد جلد بڑھے گا" کے موضوع پر تقریر کی۔ پھر چوہدری شریف احمد صاحب باجوہ نے پیشگوئی مصلح موعود کے پس منظر پر تفصیل سے روشنی ڈالی ۸½ بجے یہ جلسہ صاحب صدر کی اختتامی تقریر اور دعا کے ساتھ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

ملک عبدالحلیم لائل پور شہر

پاکپتن

مورخہ ۲۰/۲/۵۹ نماز جمعہ کے بعد ۲½ بجے زیر صدارت چوہدری غلام احمد خاں صاحب جلسہ یوم مصلح موعود شروع ہوا تلاوت قرآن خاکسار نے کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظم سید منصور احمد صاحب نے پڑھ کر سنائی اس کے بعد میاں محمد عاشق صاحب نے حضرت مسیح موعود کا الہام اور پیشگوئی "دین کو چار کرنے والا ہوگا" پر مدلل اور مؤثر تقریر فرمائی۔ ان کے بعد میاں وارث علی صاحب نے درثمین سے نظم پڑھکر سنائی ان کے بعد چوہدری بشارت احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہوشیار پور والی پیشگوئی اور پنڈت لیکھرام والی پیشگوئی پر تقریباً نصف گھنٹہ تک تقریر فرمائی۔ ازاں بعد سید ناصر احمد صاحب نے درثمین سے مصلح موعود والی نظم پڑھ کر سنائی۔ سب سے آخر میں صاحب صدر نے مصلح موعود کی پیشگوئیوں پر ایک مدلل اور مؤثر تقریر فرمائی۔ جو تقریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔ ازاں بعد دعا کی گئی۔ اور دعا کے بعد جلسہ ۴½ بجے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ میں حاضرین کافی تعداد میں تھے۔ عورتیں بھی کافی تعداد میں جلسہ میں شامل ہوئیں۔

خاکسار عبدالرحمٰن عزیز
سیکرٹری جماعت احمدیہ پاکپتن

قصور

بعد نماز جمعہ مسجد میں زیر صدارت محترم ملک عبدالعزیز صاحب امیر جماعت احمدیہ قصور جلسہ مصلح موعود منعقد ہوا بعد تلاوت و نظم مولوی احمد علی صاحب فاضل قریشی نور احمد صاحب فاروقی محمد ہادی صاحب میاں محمد ابراہیم صاحب اور خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعود پر تقاریر کیں۔ اور جلسہ بخیر و خوبی بعد دعا اختتام پذیر ہوا۔

محمد صادق فاروقی
جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ قصور

جہلم

مورخہ ۲۰/۲/۵۹ بروز جمعہ بعد از نماز جمعہ مصلح موعود کا جلسہ مکرمی مولوی عبدالمغنی صاحب امیر جماعت احمدیہ جہلم کی صدارت میں مسجد احمدیہ جہلم میں منعقد ہوا۔

تلاوت اور نظم کے بعد مکرمی مولوی عبدالمغنی صاحب نے مصلح موعود والی پیشگوئی کی الہامی عبارت پڑھ کر سنائی اس کے بعد ملک کرم دین صاحب نے بعنوان "وہ دنیا کے کناروں تک شہرت پائیگا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی" تقریر کی اسکے بعد سید محمد ہاشم صاحب بخاری فاضل نے تقریر کی۔

بعد ازاں ماسٹر عبدالحلیم صاحب ایم اے نے اپنا مضمون بیان کیا۔

پھر مکرمی مولوی عبدالمغنی صاحب امیر جماعت احمدیہ جہلم نے اپنی تقریر میں اس پیشگوئی کی اہمیت کو واضح کیا۔

(امیر جماعت احمدیہ جہلم)

نبی سرروڈ

مورخہ ۲۰ فروری بروز جمعۃ المبارک وقت سات بجے شب مسجد احمدیہ نبی سر روڈ میں جلسہ مصلح موعود زیر صدارت ڈاکٹر محمد رفیع خانصاحب منعقد ہوا۔ کارروائی تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوئی۔ اس کے بعد مقصود احمد صاحب نے پیشگوئی کے الہامی الفاظ پڑھ کر سنائے اور محمود احمد صاحب نے مضمون پڑھکر سنایا۔ ڈاکٹر قمر احمد صاحب نے بھی ایک مضمون پڑھا۔ بعدہٗ بابو عطاء اللہ صاحب سب پوسٹ ماسٹر نبی سر روڈ نے ایک مقالہ پڑھا۔ اسکے بعد ماسٹر غلام رسول صاحب بھٹی نے پیشگوئی کے اکثر پہلوؤں پر تفصیل روشنی ڈالی اور حضرت مصلح موعود کی صحت اور درازی عمر کے لئے دعا کی تحریک فرمائی۔ اس کے بعد صاحب صدر نے حاضرین کو چند نصائح کیں۔ بعد دعا جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

خاکسار رفیق احمد بھٹی
سیکرٹری مال جماعت احمدیہ نبی سر روڈ۔ ضلع تھرپارکر سندھ

باندھی

مورخہ ۲۰/۲/۵۹ کو جماعت احمدیہ باندھی ضلع نواب شاہ کے زیر اہتمام جلسہ مصلح موعود منعقد کیا گیا۔ مکرمی حاجی عبدالرحمٰن صاحب رئیس باندھی نے صدارت کے فرائض سرانجام دئے۔ بعدہ مولوی غلام حیدر صاحب معلم وقف جدید اور رشید احمد صاحب طارق نے پیشگوئی مصلح موعود کے بعض پہلو بیان کئے۔ اس کے بعد مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ احمدیہ نے تقریر فرمائی۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی اسلامی خدمات پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ بالآخر دعا پر جلسہ ختم ہوا۔

سکرٹری اصلاح و ارشاد
باندھی ضلع نواب شاہ

موضع ہڈیارہ

جماعت احمدیہ ہڈیارہ ضلع لاہور نے مورخہ ۲۰/۲/۵۹ کو بعد از نماز جمعہ خاص اہتمام سے ایک جلسہ منعقد کیا جس میں جماعت کے تمام مردوں اور عورتوں نے شمولیت کی۔ مصلح موعود کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی پر خاکسار نے مفصل طور پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ اللہ تعالےٰ کی بیان فرمودہ علامات کس طرح حضرت امیر المومنین کی ذات والا صفات میں پوری ہو رہی ہیں۔ بعد میں حضور پر نور کی لمبی عمر اور صحت کیلئے اجتماعی دعا کی گئی۔

(پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ہڈیارہ)

گوجرہ

مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۵۹ء بروز جمعہ جماعت احمدیہ گوجرہ ضلع لائلپور نے جلسہ "مصلح موعود" منعقد کیا۔ چک نمبر ۳۶۷ جھنگ برانچ۔ چک نمبر ۲۹۶ جھنگ برانچ۔ چک نمبر ۱۵۴ گوگیرہ برانچ اور چک نمبر ۴۱۷ جھنگ برانچ وغیرہ کے احباب بھی تشریف لے آئے۔ نماز جمعہ کے بعد مسجد احمدیہ گوجرہ میں زیر صدارت مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب پریذیڈنٹ جماعت گوجرہ جلسہ کی کارروائی شروع کی گئی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب مذکور نے جلسہ کی غرض و غایت بیان فرمائی اس کے بعد عزیزم محمد محسن صاحب ہاشمی نے پیشگوئی مصلح موعود کے اس حصہ پر مفصل روشنی ڈالی "وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا" اس کے بعد مکرم سید احمد علی شاہ صاحب مولوی فاضل مربی نے مصلح موعود کی پیشگوئی پر تقریر فرمائی۔ جلسہ ۲ بجے شروع ہو کر ۴½ بجے تک جاری رہا۔ اجتماعی دعا کے ساتھ یہ جلسہ ختم ہوا۔

سیکرٹری مال انجمن احمدیہ گوجرہ

چکوال

مورخہ ۲۰/۲/۵۹ بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ میں زیر اہتمام جماعت احمدیہ چکوال جلسہ "مصلح موعود" منعقد کیا گیا۔ صدارت کے فرائض مکرم خواجہ محمد شفیع صاحب بی اے ایل ایل بی پلیڈر چکوال نے سرانجام دئے۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے کیا گیا۔ جو کہ خاکسار نے کی۔ اور ملک نذیر احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم پڑھی۔ بعدہٗ مکرم ڈاکٹر محمد الدین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چکوال نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی کے اصل الفاظ پڑھ کر سنائے۔ نیز حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ کی تقریر ۱۹۴۴ء میں سے چند اقتباس پڑھے۔ "وہ علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا" کے موضوع پر تقریر کی۔ ان کے بعد خاکسار نے تقریر کی۔ جس میں پیشگوئی کا پس منظر پیشگوئی کی اہمیت اس کا اصل مصداق اور پیشگوئی کی بعض شقوں پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ مکرم صاحب صدر نے صدارتی تقریر کے بعد دعا کرائی۔ نیز جلسہ کے اختتام پر "سبز اشتہار" اور "پیشگوئی مصلح موعود کا حقیقی مصداق" پر مشتمل لٹریچر احمدی احباب اور غیر از جماعت احباب میں تقسیم کیا گیا۔

لاہور

مسجد احمدیہ دارالذکر لاہور میں یوم مصلح موعود کا جلسہ بروز جمعہ مورخہ ۲۰ فروری ۵۹ء بعد نماز جمعہ بصدارت جناب قریشی محمود احمد صاحب ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور منعقد ہوا۔

مکرم حافظ محمود الحق صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی۔ رفیق ڈار نے ع
"بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا"
نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ اس کے بعد مصلح موعود کی پیشگوئی کے پس منظر پر خاکسار نے تقریر کی۔ اور پیشگوئی کے اصل الفاظ پڑھ کر سنائے۔

ملک عبدالخالق صاحب رہتاسی نے جناب حسن رہتاسی مرحوم کی نظم ترنم سے پڑھی۔ مکرم شیخ عبدالقادر صاحب فاضل مربی جماعت لاہور نے "پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق" پر مدلل تقریر کی اور ثابت کیا کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ ہی اس کے مصداق ہیں۔

جناب عبدالحمید صاحب شوق نے اپنی نظم "دور مصلح موعود" پڑھی۔

مکرم جناب چوہدری محمد اسداللہ خانصاحب بار ایٹ لاء امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع لاہور کی نہایت بااثر اور مدلل تقریر "جس کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی" کے موضوع پر ہوئی۔

آپ کے بعد شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی نے دلپذیر مقالہ مصلح موعود کے علمی کارنامے کے موضوع پر پڑھا۔

خاکسار نے حاضرین اور مقررین اور منتظمین جلسہ کا شکریہ ادا کیا۔ اور صاحب صدر نے دعا کرائی۔ جلسہ میں ہزاروں کی تعداد میں مرد عورتیں اور بچے شامل ہوئے۔ بہاول شاہ
سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ لاہور

کوئٹہ

مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۵۹ء بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ واقعہ فاطمہ جناح روڈ کوئٹہ میں زیر صدارت الحاج فیض الحق خانصاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ جلسہ مصلح موعود منعقد ہوا۔ جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی جو ماسٹر عبدالکریم صاحب نے کی۔ اس کے بعد عزیز بشارت احمد نے خوش الحانی کے ساتھ نظم سنائی۔ بعدہٗ خاکسار نے "پیشگوئی کا پس منظر والہامی الفاظ" کے موضوع پر تقریر کی۔ ان کے بعد مکرمی نذیر احمد صاحب قائد خدام الاحمدیہ کوئٹہ نے حضرت مصلح موعود کی اعلیٰ انتظامی قابلیت کا ذکر کرتے ہوئے جماعتی تنظیم اور اس کی افادیت کا ذکر کیا۔ ان کے بعد محترم خانصاحب ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب نے

"وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے
مسیحی نفس اور روح الحق کی
برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے
صاف کرے گا"

کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے روحانی و جسمانی بیماروں کو صحت دینے کے متعلق واقعاتی رنگ میں روشنی ڈالی۔ اور حضور کی قبولیت دعا کے اعجاز کا ذکر کیا۔ ان کے بعد مکرمی میاں بشیر احمد صاحب ایم۔ اے نے "جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا" کے موضوع پر تقریر کی۔

ان کے بعد چوہدری رشید الدین صاحب بی۔ اے شاہد واقف زندگی مربی جماعت کوئٹہ نے "علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا" کے موضوع پر تقریر کی۔

ان کی تقریر کے بعد محمد عیسےٰ جان صاحب نے۔ "وہ جلد جلد بڑھے گا۔ قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا" کے موضوع پر موثر تقریر کی۔

بالآخر محترم حاجی فیض الحق خانصاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ نے صدارتی تقریر فرمائی۔ نیز موقعہ کی مناسبت سے محترم امیر صاحب نے وصیت کرنے کی تلقین فرمائی۔ اور حضرت مصلح موعود کی لطیف تصنیف نظام نو میں سے نظام وصیت کے متعلق بعض اقتباسات پڑھ کر سنائے۔ بعدہٗ مکرمی امیر صاحب کی اقتداء میں دعا کی گئی۔

شیخ محمد حنیف عفی عنہٗ
سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ کوئٹہ

لجنہ اماء اللہ کراچی

لجنہ اماء اللہ کراچی کے زیر اہتمام یوم مصلح موعود ۲۰ فروری ۵۹ء کو منایا گیا۔

جلسہ کی کارروائی نماز جمعہ کے بعد احمدیہ ہال میں شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد اردو اور انگریزی کا ملا جلا پروگرام پیش کیا گیا۔ مبارکہ نیر صاحبہ امۃ الرشید۔ فرخندہ اختر۔ فرحت اقبال اور امۃ السمیع صاحبہ نے پیشگوئی مصلح موعود کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ مضامین اور تقریروں کے علاوہ مصلح موعود کی شان میں نظمیں بھی پڑھی گئیں۔ خواتین کی تعداد تین سو سے زیادہ تھی۔

جمیلہ عرفانی
جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ کراچی

لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ

مورخہ ۲۰ فروری بروز جمعہ بوقت ۱۰ بجے احمدیہ گرلز سکول میں لجنہ اماء اللہ کے زیر اہتمام یوم مصلح موعود وسیع پیمانہ پر منایا گیا۔ علاوہ مقامی ممبرات کے ضلع سیالکوٹ کے گاؤں سے بھی مستورات تشریف لائی ہوئی تھیں۔

تلاوت قرآن پاک کے بعد جو کہ زینب بی بی صاحبہ نے کی محترمہ استانی میمونہ صاحبہ نے جو کہ مہمان خصوصی کی حیثیت سے ربوہ سے تشریف لائی ہوئی تھیں قرآن شریف سے ادعیہ مسنونہ پڑھیں۔ اور اس کے بعد درثمین کے دعائیہ اشعار سے جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔

خاکسارہ نے جلسہ کی غرض و غایت پر تقریر کی۔ اس کے بعد محترمہ صفیہ صاحبہ نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ امۃ السلام صاحبہ۔ امۃ الواسع سال اول۔ امۃ الحکمت صاحبہ سال دوئم نے مختصر طور پر مختلف پیشگوئیوں پر بڑے اچھے پیرائے میں تقریریں کیں۔ نسیمہ حیات اور استانی مبارکہ صاحبہ نے اپنے مضمون پڑھے۔ بشریٰ سیفی سال سوئم اور نسیم اختر نے خوش الحانی سے نظمیں پڑھیں جن سے حاضرات بہت محظوظ ہوئیں۔ ایک لڑکی زہرہ بیگم نے پنجابی میں نظم پڑھی۔ جو دیہاتی بہنوں کے لئے خوشی کا موجب ہوئی۔

دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ بعد نماز جمعہ ناصرات کا انتظامی اجلاس تھا۔ لیکن مردانہ پروگرام ہونے کی وجہ سے اتوار تک ملتوی کر دیا۔ دوپہر کو باہر سے آنے والی ممبرات کو کھانا پیش کیا جس میں سکول سٹاف اور ممبرات نے حصہ لیا۔ مندرجہ ذیل گاؤں سے ممبرات تشریف لائیں ماہو کے بھگت۔ رائے پور تلونڈی باسنگھ۔ تلونڈی کھیوہ باجوہ سبزپال۔ رتو کے
تمام کارروائی خاموشی سے سنی گئی۔ سکول کا صحن اور برآمدے مہمانوں سے بھرے پڑے تھے۔

نصرت راشدی
صدر لجنہ اماء اللہ شہر سیالکوٹ

جہل بھٹیاں ضلع جھنگ

مورخہ ۲۰ فروری۔ بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ جہل بھٹیاں میں جلسہ مصلح موعود منعقد ہوا۔ جماعت کے تمام افراد بمع مستورات یک صد کی حاضری تھی۔ خاکسار اور مولوی احمد خانصاحب نسیم نے پیشگوئی مصلح موعود پر تقریریں کیں خدا تعالیٰ کے فضل سے جلسہ کامیاب رہا۔

عزیز الرحمٰن مربی سلسلہ

چک منگلا ضلع سرگودھا

مورخہ ۲۰ فروری کو بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ چک منگلا میں جلسہ مصلح موعود منعقد ہوا۔ غیر از جماعت دوست بھی کافی تعداد میں تشریف لائے۔ ریڈیو کا انتظام تھا۔ دو صد کے قریب حاضری تھی۔ خاکسار نے یولد لہ کی حدیث کی تشریح بہ پیشگوئی مصلح موعود پر تقریر کی۔ بعد میں مولانا احمد خانصاحب نسیم نے
"وہ دنیا کے کناروں تک شہرت پائیگا"
پر پُر اثر تقریر پنجابی زبان میں کی جس سے حاضرین بہت محظوظ ہوئے۔ دو گھنٹہ کے بعد خدا کے فضل سے اجلاس ختم ہوا۔

عزیز الرحمٰن منگلا مولوی فاضل
مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ

لجنہ اماء اللہ حیدر آباد

مورخہ ۲۰ فروری بعد نماز جمعہ لجنہ اماء اللہ حیدر آباد کا جلسہ مصلح موعود زیر صدارت محترمہ بیگم سعید صاحبہ (صدر صاحبہ) کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم بیگم نشاد صاحبہ نے کی۔ اس کے بعد مصلح موعود کی شان میں نظمیں۔ بیگم میر نور احمد صاحب و بیگم ساجد صاحب۔ اور بیگم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب اور بیگم مرزا محمد احمد صاحب نے پڑھیں۔ بعد ازاں متعدد بہنوں نے مضمون پڑھے۔ پہلا مضمون محترمہ بیگم سعید صاحبہ کا تھا۔ دوسرا بیگم مولوی شاہد صاحب کا۔ تیسرا بیگم نشارہ صاحبہ کا۔ آخر میں لمبی دعاؤں کے ساتھ یہ بابرکت تقریب ختم ہوئی۔

بیگم مرزا مبارک احمد صاحب حیدر آباد

کوہاٹ

مورخہ ۲۰ فروری ۵۹ء بروز جمعہ بعد از نماز جمعہ جماعت احمدیہ کوہاٹ کا جلسہ "یوم مصلح موعود" زیر صدارت مکرم مولوی عبدالغفور صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم مولوی محمد احمد صاحب نعیم مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی المصلح الموعود کی تقریر بموقعہ جلسہ مصلح موعود لدھیانہ پڑھ کر سنائی۔ نیز مصلح موعود کی پیشگوئی اور اس کی بعض صفات پر ضمنی طور پر روشنی ڈالی۔

آخر میں صاحب صدر نے پیشگوئی کے سلسلے میں اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے اور اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ شکر بجالانے کی طرف توجہ دلائی نیز حضور کی صحت و سلامتی کے لئے دعا کی تحریک کی

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد)

برطانیہ اور متحدہ عرب جمہوریہ نے مالی سمجھوتے پر دستخط کر دیئے

دونوں ملک ایک دوسرے کی ضبط شدہ املاک واگذار کر دیں گے

قاہرہ ۲ مارچ قاہرہ ریڈیو کی اطلاع کے مطابق برطانیہ اور متحدہ عرب جمہوریہ نے مالی سمجھوتے پر دستخط کر دیئے ہیں۔ جس کے مطابق برطانیہ مصر کے آٹھ کروڑ پونڈ کے اثاثے کو واگذار کر دے گا۔ جو اس نے نہر سویز کے بحران کی وجہ سے روک لیا تھا۔ اسی طرح مصر بھی ساری برطانوی املاک کو واپس کر دے گا۔ جو اس نے جوابی کارروائی کے طور پر ضبط کر رکھی تھیں

اس معاہدے کی وجہ سے سابق سویز کینال کمپنی کے حصہ داروں کو بھی ۲۵ لاکھ پونڈ ادا کئے جائیں گے۔ عبد المنعم کیسونی وزیر مالیات مصر نے ایک بیان میں کہا کہ اب بہت جلد دونوں ملکوں میں سفارتی تعلقات بھی قائم ہو جائیں گے۔ کیسونی نے معاہدے پر دستخط کرنے سے پیشتر بھارت، سعودی عرب، روس اور چین کا شکریہ ادا کیا۔ جن کی اخلاقی اور مادی امداد کی وجہ سے متحدہ عرب جمہوریہ

اتنی مدت تک مغربی ملکوں کی اقتصادی ناکہ بندی برداشت کرتا رہا۔ یہ معاہدہ اقتصادی ناکہ بندی کا خاتمہ کر دے گا۔ آپ نے اس معاہدے کو متحدہ عرب جمہوریہ کی بہت بڑی فتح قرار دیا۔

پاکستان کے مفادات کو مقدس امانت سمجھ کر انکی حفاظت کیجائیگی

راجشاہی کے جلسہ عام میں وزیر خارجہ مسٹر منظور قادر کی تقریر

ڈھاکہ ۲ مارچ۔ مسٹر منظور قادر وزیر خارجہ پاکستان نے راج شاہی میں ایک عام اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ سرحدی تصادم دونوں ملکوں کے وسیع تر مفادات کے پیش نظر فی الفور بند ہو جانے چاہئیں۔ آپ نے کہا کہ ان سے کسی کو فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔

مسٹر منظور قادر نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ موجودہ سرحدی تصادمات کی وجہ اشتعال انگیزی ہے۔ آپ نے کہا کہ پاکستان کے مفادات کو مقدس امانت سمجھ کر ان کی حفاظت کی جائے گی۔ وزیر خارجہ نے کشمیر اور نہری پانی کے جھگڑوں کا بھی ذکر کیا۔ اور کہا کہ پاکستان کا ہمیشہ یہ نظریہ رہا ہے کہ ان جھگڑوں کو پُر امن بات چیت کے ذریعے نپٹایا جائے۔ آپ نے صدر مملکت کی لاہور کی تقریر کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ کشمیر اور نہری پانی کے جھگڑے ہر حالت میں چکائے جائینگے۔

لفٹیننٹ جنرل کے ایم شیخ نے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے اس امر کا انکشاف کیا کہ عنقریب صدر مملکت مشرقی پاکستان میں زرعی اصلاحات کے نفاذ کے پیش نظر ایک کمیشن قائم کریں گے۔ جو جلد سے جلد اس صوبے میں لگانداری کے موجودہ مقام کا اچھی طرح جائزہ لے کر رپورٹ پیش کرے گا۔ آپ نے کہا کہ چور بازاری اور ذخیرہ اندوزی کی مؤثر روک تھام کے لئے مارشل لاء کے ضابطے نافذ کئے جائیں گے۔ آپ نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ سرکاری ملازموں کی نااہلیت اور بدعنوانیاں برداشت نہیں کی جائیں گی۔ آپ نے کہا۔ سرکاری ملازموں کو بدلے ہوئے حالات میں خلوص کا مظاہرہ کرنا چاہیئے

درخواست دُعا مکرم نذیر احمد صاحب جو کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے پرانے ڈرائیور ہیں آجکل بیمار ہیں اور گنگا رام ہسپتال میں داخل ہیں۔ ایک دریچے ٹیکے میں بے احتیاطی کی وجہ سے بازو مجروح ہو گیا ہے اور چھ دن سے سخت درد ہے احباب کرام کی خدمت میں ان کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار عبد الرحمٰن انور ربوہ)

اسلامی معاشرہ کی عملی تجدید

(بقیہ صفحہ ۵)

دنیاوی جدوجہد سے افراد کی تعلیم نہیں دیتا بلکہ ہر علم کے ہر ہر شعبے میں ہمیں دوسروں سے آگے نکلنے کی کوشش کو جاری رکھنا چاہیئے لیکن شرط یہ ہے کہ دنیاوی ترقی کو اپنا مقصود بنانے کی بجائے اصل مقصد تک پہنچنے کا ایک ذریعہ سمجھیں اور اصل مقصد وہی قرار دیں جو اسلام نے ہمارے لئے مقرر کیا ہے اور وہ یہ کہ ہم اللہ کا قرب حاصل کریں اور اس کی صفات کو اپنے اندر پیدا کرنے کی سعی کریں۔

[illegible] کیونکہ احمدیت روحانی طور پر مردہ دنیا میں زندگی کی روح پھونکنے کے لئے پیدا ہوئی ہے اور احمدیت کا یہ امتیاز ہے کہ ہمارا خدا ایک زندہ خدا ہے۔ اور جبکہ ہمارا تمام انحصار اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہے تو پھر ہمیں اس انداز سے سوچنے کی ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق کے اعتبار سے ہم نے کیا ترقی کی ہے۔ حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دور خلافت میں جماعتی ترقی کے بہت سے وعدے پورے ہو چکے ہیں۔ اور ہماری آنکھوں کے سامنے پورے ہو رہے ہیں اور پورے ہونے والے ہیں۔ حضور جماعت کے نوجوانوں کو جماعت کے اعتبار کو۔ جماعت کی عورتوں کو اور بچوں سے بڑوں کو بار بار ہر جہت سے ان کی ذمہ داریوں کی اداسگی کی طرف توجہ دلا چکے ہیں۔ اور بتا چکے ہیں کہ یہ غفلت کا وقت نہیں ہے سب سے اول ہم نے خود اسلام کی حقیقی روح کو سمجھنا ہے اور اس کے مطابق اپنے اعمال کو ڈھالنا ہے اور پھر تمام دنیا کے ذہنی انتشار اور بے چینی کو دور کرنے کی سعی کرنی ہے یہ وقت ہماری کوششوں کا ایک اہم حصہ ہے۔ ضرورت ہے کہ پورے خلوص اور یقین کے ساتھ ہم آگے بڑھیں۔ اور عملی طور پر دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے عہد کو پورا کر کے فرض شناسی کا ثبوت دیں جب یہ بات یقینی ہے کہ قادیان سے بلند ہونے والی آواز خدا تعالیٰ کی طرف سے تھی اور وہ سچی تھی تو کامیابی کے انجام کے متعلق کوئی شبہ نہیں ہو سکتا۔ اور جب کامیابی کا علم یقینی ہو تو اس کے بعد [illegible] سستی نہیں ہو سکتی۔

پس ضرورت ہے کہ غیر معمولی قوت ارادی اور غیر متزلزل قوت عملی کے ساتھ اپنے تبلیغی، تربیتی اور مالی فرائض کو سرانجام دیں اور مادی تباہی کے خدشات سے سہمی ہوئی اور خوف زدہ دنیا کو امید اور ابدی زندگی کا پیغام دے کر روحانی دولت سے مالا مال کریں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فضل سے اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین